غزلیں

شمس رمزی

○

روشنی قریۂ جاں سے جو گزر جائے گی
یہ جو مٹی کی عمارت ہے بکھر جائے گی

سر بلندی پہ نہ اِترا مرے بھائی اتنا
یہ ندی دیکھنا اک روز اُتر جائے گی

روشنی بن کے مری آنکھوں کی تم آجاؤ
زندگی آخری منزل سے گزر جائے گی

حق بیانی تو بڑی بات ہے اِس دور میں یار
حق کی تائید بھی لے کر مرا سر جائے گی

یہ جو چڑیا ہے مرے گنبدِ پندار میں قید
میں جو غافل ہوا اس سے تو یہ مرجائے گی

داستاں عہدِ گزشتہ کی سنانے والو!
تم نے سوچا تھا مری آنکھ بھی بھر جائے گی

میری آنکھوں میں ہیں محفوظ ترے خد و خال
کیوں کسی اور طرف میری نظر جائے گی

میں نے سوچا بھی نہ تھا آپ کی یہ خندہ لبی
دِل کے ہر زخم کو اک لمحے میں بھر جائے گی

خونِ دل دے کے نکھارا ہے غزل کو میں نے
شمسؔ کیا رائیگاں یہ دادِ ہنر جائے گی

N-19، فرسٹ فلور، گلی نمبر 13، برہم پوری، دہلی۔110053

مختارؔ وفا

○

کچھ دُھند کہیں پر ہے کہیں خواب سا کچھ ہے
ہر ذہن میں اک حلقۂ گرداب سا کچھ ہے

اب ضبطِ غم دل کی فصلیں بھی گریں گی
رگ رگ میں مچلتا ہوا سیلاب سا کچھ ہے

اُمیدوں کا دروازہ کبھی بند نہ کرنا
اس گھور اندھیرے میں بھی مہتاب سا کچھ ہے

موسم نے تغیّر کے کئی رنگ دکھائے
دل ہے کہ ہر اک حال میں شاداب سا کچھ ہے

دنیا ہمیں کچھ بھی نہ سمجھتی ہے نہ سمجھے
اپنا بھی جنوں منکرِ آداب سا کچھ ہے

کچھ رنگ وفاؔ ہو تو بہت کچھ ہے محبت
ورنہ یہ تعلق بھی گراں خواب سا کچھ ہے

گنج نمبر 2، بتیا (بہار) 845438